Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۳ محرم ۱۳۹۲ھ ۱۰ امان ۱۳۵۱ ہش ۱۰ مارچ ۱۹۷۲ء | نمبر ۵۶

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۹ امان - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۸ امان کی رپورٹ مظہر ہے کہ :-

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے التزام کے ساتھ دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۹ امان - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب توجہ کے ساتھ دُعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور تا دیر آپ کو سلامت رکھے۔ آمین ؛

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو پہلے ابتلاء میں ڈالتا ہے اور پھر انکے لئے نشان ظاہر کرتا ہے

اگر کامیابی ہی کامیابی ہو تو تضرّع اور ابتہال کا رشتہ قائم نہیں رہتا

" ماموروں اور اُن کی جماعت کو زلزلے آتے ہیں، ہلاکت کا خوف ہوتا ہے۔ طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں۔ ...... اِن واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچّوں اور پکّوں کا امتحان ہو جاتا ہے کیونکہ جو کچّے ہوتے ہیں اُن کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے۔ جب مصائب آئیں تو وُہ الگ ہو جاتے ہیں۔

میرے ساتھ یہی سُنّت اللہ ہے کہ جب تک ابتلاء نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔ خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ اُن کو ابتلاء میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ یعنی ہر ایک مصیبت اور دُکھ میں اُن کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں۔ خوشی کے ایّام اگرچہ دیکھنے کو لذیذ ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا۔ رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر کار خدا سے رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔ خدا کی محبّت یہی ہے کہ ابتلاء میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً کسریٰ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کا حکم نہ دیتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا۔ اور اگر مکّہ والے لوگ آپؐ کو نہ نکالتے تو اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا کی آواز کیسے سُنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلاء سے وابستہ ہے۔ غفلت اور عیّاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلّق نہیں ہے۔ کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرّع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ اِسی کو پسند کرتا ہے۔ اِس لئے ضرور ہے۔ کہ دردناک حالتیں بھی پیدا ہوں "

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۶۳)

وصول شدہ چندہ تحریک جدید فوری طور پر بھجوا دیا جائے

تمام جماعتوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ وصول شدہ چندہ تحریک جدید فوری طور پر مرکز میں ارسال فرما دیں۔

تحریک جدید کے بجٹ کا سال عنقریب ختم ہو رہا ہے۔ بجٹ پورا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعتیں اپنے سابقہ وعدوں کی رقوم سے جلد از جلد سبکدوش ہو جائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

انصار اللہ اپنے کام کی نگرانی کریں

" ضرورت اس بات کی ہے کہ انصار اللہ خصوصیت کے ساتھ اپنے کام کی عمدگی کے ساتھ نگرانی کریں۔ تاکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ان کا کام نمایاں ہو کر لوگوں کے سامنے آجائے اور وہ محسوس کرنے لگ جائیں کہ یہ ایک زندہ اور کام کرنے والی جماعت ہے۔"

(حضرت مصلح موعودؓ)

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

ایجنڈا مجلس مشاورت

مجلس مشاورت ۱۳۵۱ہش/۱۹۷۲ء کا ایجنڈا جملہ امراء اضلاع کی خدمت میں بھجوا دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ اپنی نگرانی میں جلد از جلد ان جماعتوں کو پہنچا دیں جن کی طرف سے امسال شوریٰ میں نمائندگان تشریف لا رہے ہوں جماعتیں مطلع رہیں۔ اور نمائندگان کی اطلاع بھجواتے وقت اس امر کی تصدیق بھی بھجوائیں کہ نمائندگان کا انتخاب باقاعدہ طور پر جماعت کے اجلاس عام میں ہوا ہے۔ اور وہ حسب قواعد بقایا دار نہیں ہیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ارامان ۱۳۵۱ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی معیّت کا درخشندہ ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہامات کے ذریعہ خود آپؑ کے متعلق آپؑ کے اہل کے متعلق اور آپ کی جماعت کے متعلق جو عظیم الشان بشارتیں دیں، ان میں سے ایک بشارت یہ ہے:۔

"اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ"

(تذکرہ طبع سوم صفحہ ۵۵۴)

یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ــــ "میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ ہوں اور ان تمام کے ساتھ جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں یا رکھیں گے۔"

یہ بشارت اُن بشارتوں میں سے ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی کثرت اور تواتر کے ساتھ ملیں۔ یہ ایک نہایت ہی عظیم الشان بشارت ہے کیونکہ اس میں نہ صرف آپ کو اور آپ کے اہل کو بلکہ ساتھ ہی آپ کے دلی محبوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معیت کی بشارت سے نوازا ہے۔ ایک اور الہام میں مَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ کی بجائے "مَعَ اَنْصَارِکَ" کے الفاظ آتے ہیں جس کے معنے ہیں "میں تیرے انصار کے ساتھ ہوں"۔ یہ بشارت آپ کی جماعت کے مخلص اور دلی محبت رکھنے والے افراد کی غایت درجہ خوش نصیبی پر دلالت کرتی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی معیت کا دو طرح سے ثبوت دیتا ہے۔ اوّل اپنے ایسے خوش نصیب بندوں کو ہر قسم کے خطرات اور مصائب و آفات سے حفاظت کے ذریعہ دوسرے اپنی غیر معمولی تائید و نصرت نیز عظیم الشان کامیابیوں اور فتوحات کے ذریعہ۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ کی معیت کے عملی ثبوت کے ان ہر دو ذرائع یعنی خطرات اور مصائب و آفات سے حفاظت اور ترقیات کا تعلق ہے اس میں یہ پیشگوئی مضمر ہے کہ ایسے بندوں کیلئے خطرات اور مصائب و آفات ضرور پیدا ہوں گے لیکن خدا تعالیٰ ان کی حفاظت فرما کر اپنی معیت کا ثبوت دے گا اور ان خطرات اور مصائب و آفات کو دُور کر کے انہیں عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے خود آپ کے ساتھ آپ کے اہل کے ساتھ اور آپ کے جملہ مخلص و فدائی احباب کے ساتھ اپنی معیت کا جس مہتم بالشان طریق کا ثبوت دیا اور آپ کے آخری دم تک دیتا چلا گیا وہ ایک دنیا پر عیاں ہے۔ بڑے بڑے خطرات نے سر اُٹھایا، مصائب و آفات کی مہیب آندھیاں چلیں اور وقفہ وقفہ سے چلتی رہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس طرح حفاظت فرمائی کہ آپ کا بال بھی بیکا نہ ہونے دیا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کے وجود باجود کو آپ کے اہل کے لئے اور آپ کی جماعت یعنی مخلص و فدائی اور دلی محبوں کے گروہ کے لئے ایک ڈھال بنائے رکھا اور آپ کی وساطت سے ان کی بھی حفاظت فرما کر اپنی معیت کے خارق عادت نشانات ظاہر فرمائے اور اس طرح دنیا پہ آشکار فرمایا کہ میں اپنے مبعوث کردہ اس رفیع الشان مامور اس کے اہل اور اس کے دلی محبوں اور اعیان و انصار کے ساتھ ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے عین مطابق جماعت آپ کی آسمانی قیادت میں دن دُگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی اور اس طرح آپ کے ذریعہ قائم ہونے والی غلبۂ اسلام کی بنیاد مستحکم سے مستحکم تر ہوتی چلی گئی۔

آپ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے عین مطابق جماعتِ احمدیہ میں خلافت کا آسمانی نظام قائم فرما کر آپ کے ساتھ آپ کے اہل کے ساتھ اور آپ کے دلی محبوں اور اعیان و انصار کے ساتھ اپنی مستقل اور ہمیشہ ہمیش جاری رہنے والی معیت کا درخشندہ ثبوت ظاہر فرمایا کہ دنیا حیرت و استعجاب کے عالم میں اس کا مشاہدہ کرتی چلی آرہی ہے اور آئندہ بھی کرتی چلی جائے گی۔ خلافت کا آسمانی نظام فی نفسہٖ ہوتا ہی ہے اللہ تعالیٰ کی معیت کا ایک درخشندہ ثبوت۔ جیسا کہ ہم واضح کر آئے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنی معیت کا دو طرح سے ثبوت دیتا ہے ایک خطرات اور مصائب و آفات سے بچا کر دوسرے محیر العقول کامیابیوں اور کامرانیوں سے نواز کر۔ خلافت کے آسمانی نظام کو اللہ تعالیٰ قائم ہی اس غرض سے کرتا ہے کہ تا اس نظام کی برکت کے طور پر وہ مومنوں کو آئندہ رونما ہونے والے مہیب خطرات اور مصائب و آفات سے بچا کر انہیں ترقی پر ترقی دیتا چلا جائے اور اس طرح وہ انتہائی مخالف اور نامساعد حالات میں بھی موعودہ غلبہ کی منزلِ مقصود کی طرف ظفر مندی کے ساتھ بڑھتے چلے جائیں۔ چنانچہ خود آیت استخلاف میں وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا (النور آیت ۵۶) میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ مامور من اللہ کی زندگی میں اُس کا وجود مومنوں کے لئے ایک ڈھال ہوتا ہے اور اُس کے وصال کے بعد خلیفہ کا وجود جسے اللہ تعالیٰ مومنوں کو انتخاب کا موقع عطا کر کے اپنے تصرفِ خاص کے ماتحت خود اس مقام پر کھڑا کرتا ہے مومنوں کے لئے ایک ڈھال کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ مومن مامور من اللہ کے وصال کے بعد اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس ڈھال کے پیچھے رہ کر آئندہ آنے والے خطرات اور مصائب و آفات سے محفوظ رہتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں، یہاں تک کہ غلبۂ حق کی منزلِ مقصود پہ جا پہنچتے ہیں۔ پس خلافت کا آسمانی نظام اور خلیفۂ وقت کا وجود مومنوں کے حق میں اللہ تعالیٰ کی معیت کا ایک درخشندہ ثبوت ہوتا ہے۔

جماعتِ احمدیہ میں خلافت کے آسمانی نظام کا قیام اس امر کو روزِ روشن کی طرح آشکار کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ وَمَعَ کُلِّ مَنْ اَحَبَّکَ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آب و تاب کے ساتھ پورا ہوا۔ اسی طرح آپ کے وصال کے بعد بھی یہ وعدہ خلافت کے آسمانی نظام کی شکل میں اُسی شان اور آب و تاب کے ساتھ پورا ہوتا چلا آرہا ہے اور انشاء اللہ العزیز خدائی بشارت کے عین مطابق آئندہ بھی پورا ہوتا چلا جائے گا۔

جنّت میں داخل ہونے کی بشارت

حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سُنا۔ حضورؐ نے فرمایا:۔

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ وَاَدُّوْا زَکٰوۃَ اَمْوَالِکُمْ وَاَطِیْعُوْا اُمَرَاءَکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ (ترمذی کتاب الصلوٰۃ)

اللہ تعالیٰ سے ڈرو، پانچوں وقت کی نماز پڑھو، ایک مہینے کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ دو، اور اپنے امراء کی اطاعت کرو، اگر تم ایسا کرو گے تو اپنے رب کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے۔

جنّت کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے اور یہ سب اعمال جن کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا ذریعہ ہیں لیکن ان سب نیک اعمال کا تقویٰ کی رُوح سے مملوء ہونا ضروری ہے۔

مُسلمان اور مہاجر کی تعریف

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں مسلمان اور مہاجر کی ایک بہت ہی لطیف تعریف بیان فرمائی ہے۔ یہ حدیث حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ، وَالْمُھَاجِرُ مَنْ ھَجَرَ مَا نَھَی اللّٰہُ عَنْہُ۔

(بخاری کتاب الایمان)

مُسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دُوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو اُن باتوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

اِن معنوں کی رُو سے ہجرت ایک حقیقی مسلمان کی مستقل صفت ہے خواہ اُسے اللہ کی راہ میں اپنا وطن چھوڑ کر ہجرت اختیار نہ بھی کرنی پڑے تو بھی وہ اُن باتوں کو چھوڑنے کی وجہ سے جن سے اللہ نے منع فرمایا ہے، مہاجر ہی ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ ۱۳۴۹ ہش کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خواتین سے روح پرور خطاب

مسلمان عورت کی قربانی۔ فدائیت اور جاں نثاری کے ایمان افروز نظارے

(مرتبہ مکرم مولوی اللہ بخش صاحب شاہد رکن شعبہ زود نویسی)

(۳)

ایک مسلمان زندگی سے زیادہ موت سے پیار کرتا ہے

یہ روح تھی مسلمان مرد اور عورت میں کہ جیسا کہ خالدؓ بن ولید حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کے ماتحت کسریٰ جیسی عظیم سلطنت کے مقابلہ میں ایرانؓ میں داخل ہوئے کیونکہ وہ اسلام کے خلاف منصوبے بنا رہے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت کے مطابق پہلا خط اور پھر ہمیشہ خطوں میں انہوں نے یہ لکھا مسلمان جنگ کو شوق سے اور پیار سے قبول نہیں کرتا وہ تو دنیا کی اصلاح چاہتا ہے دنیا میں امن چاہتا ہے۔ وہ دنیا کی محبت میں دنیا کی خدمت کرنا چاہتا ہے۔ لیکن جب اس پر کوئی حملہ آور ہو تو مجبور ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کسریٰ کے جرنیل کو خط لکھا کہ لڑنے کا فائدہ نہیں۔ تمہارے پاس ہم سلامتی کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ ہم تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا پیغام لے کر آئے ہیں۔ محبت کا پیغام ہے، مساوات کا پیغام ہے، تم مسلمان ہو جاؤ یا ہماری پناہ میں آجاؤ۔ چونکہ کسریٰ کے جرنیل بڑے مغرور تھے۔ یہ جرنیل جس کو پہلا خط لکھا گیا ہے، اس کی ٹوپی کی قیمت ایک لاکھ درہم تھی ہیرے اس کے اوپر لگے ہوئے تھے اور بڑے غرور سے وہ زندگی گزار رہا تھا۔ ان کو حضرت خالدؓ بن ولید نے خط کے آخر میں یہ لکھا کہ ایک بات یاد رکھنا جو لوگ میرے ساتھ آئے ہیں (ان میں مرد بھی تھے اور مسلمان بہنیں بھی تھیں) ان کو موت سے اتنا ہی پیار ہے جتنا تم لوگوں کو زندگی سے پیار ہے۔ اس واسطے ہمارے مقابلے پر آنے سے پہلے سوچ لینا۔ مسلمان اٹھارہ ہزار کی فوج لے کر گئے تھے اور ایک عرصہ انہوں نے وہاں جنگ لڑی ہے لیکن جو فوج مسلمانوں کے مقابلے میں آئی۔ ان کی مجموعی تعداد میرے خیال میں کم از کم پانچ لاکھ ہوگی۔ پانچ لاکھ کی فوج کے مقابلے میں مسلمان اٹھارہ ہزار کی تعداد لے کر آئے تھے یہ صحیح ہے کہ یہ ساری فوج بیک وقت میدان میں نہیں اتاری گئی۔ ان کو یہ خیال تھا کہ اٹھارہ ہزار کے مقابلے میں ستر اسی ہزار لڑنے کافی ہیں۔ ان کو گھوڑوں کے رکھ دیں گے۔ یہ پتہ نہیں تھا کہ جو آ رہے ہیں وہ تو سارے غموں اور سارے خطروں کو کھا جانیوالی قوم ہے حتیٰ کہ موت کو بھی۔

حضرت ابوبکرؓ کا توکل علی اللہ

حضرت خالدؓ بن ولید نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا یہ حالات ہیں، مجھے کمک بھجوائیں۔ آپؓ نے ایک آدمی قعقاعؓ کی کمک بھیج دی۔ لاکھوں کی فوج کے مقابلہ میں اٹھارہ ہزار کی فوج لے کر جا رہے ہیں اور کمک ایک شخص واحد کی بھجوائی جا رہی ہے۔ مدینہ میں جو صحابہؓ تھے انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ حالات نازک ہیں اور ایک آدمی کی کمک بھیج رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں ایک کافی ہیں کیونکہ جس فوج میں قعقاعؓ جیسے آدمی ہوں وہ شکست نہیں کھایا کرتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کی بھی عجیب شان ہے کہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے ایک ہی آدمی کی کمک بھجوا دی۔

ایک موقع پر کسریٰ کے ایک جرنیل نے غداری کی اور تمام اصول جنگ کے خلاف اس نے پانچ سات آدمیوں کو تیار کیا کہ میں خالدؓ بن ولید کو Duel (ڈوائل یعنی ایک ایک کی لڑائی) لڑنے کے لئے بلاؤں گا اور میں اس کو پکڑ لوں گا پھر تم آکر اسے قتل کر دینا۔ اس وقت وہ قعقاعؓ جو ایک آدمی کی کمک آئی تھی انہوں نے یہ پہچان لیا کہ کیا چال کھیلی جا رہی ہے۔ گھوڑے کو ایڑی لگائی۔ وہاں پہنچے اور جو چار پانچ آدمی حضرت خالدؓ بن ولید کے قتل کے لئے آئے تھے ان سب کو قتل کیا لیکن جرنیل کو نہیں مارا۔ وہ جو غداری کر کے آ رہے تھے صرف ان کو قتل کیا اور واپس آگئے پھر ان کو کہا تمہاری لڑائی ہے تم لڑو۔ تب خالدؓ بن ولید نے اس جرنیل کو قتل کر دیا۔

واقعہ میں مسلمان مرد اور مسلمان عورت کے دل کی یہ حالت تھی کہ ان کو خدا اور رسولؐ کی محبت میں زندگی کی نسبت موت سے زیادہ پیار تھا اور خدا اس قدر پیار کرنیوالا ہے کہ ساری دنیا کی دولت کسریٰ کے خزانے بھی اور قیصر کے خزانے بھی، جو ساری دنیا سے انہوں نے لوٹ لاٹ کے سمیٹے ہوئے تھے وہ سب فقیر مسلمانوں کے قدموں پہ لا کر رکھ دیئے۔ پھر اس مال سے جو انہوں نے کیا، اس کے متعلق میں ابھی آپ کو بتاؤں گا۔ یہ چند مثالیں میں نے یہ بتانے کے لئے دی ہیں کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا تھا کہ عورت کو جس روحانی حسن میں میں نے پیدا کیا ہے اس کی ایک جھلک یہ ہے کہ وہ دنیا اور دنیاداروں اور دنیا کے اموال اور دنیا کے رشتوں کی محبت کے مقابلہ میں مجھ سے اور میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پیار کرنے والی ہے۔

خلفاء نبی متبوع کے جسم کا ہی ایک حصہ ہوتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نبی متبوع کے ہی جسم کے حصے ہیں۔ وہ اسی وجود کے مختلف ٹکڑے ہیں اور یہ خلافت کا سلسلہ آیت استخلاف کی رُو سے قیامت تک چل رہا ہے، جو دل اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرنے والا ہے، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء سے بھی پیار کرنے والا ہے اور محبت اور عقیدت کا تعلق رکھتا ہے۔

خلیفہ وقت سے محبت کی ایک عظیم مثال

ایک ہی مثال میں اس وقت دوں گا۔ وہ اتنی عظیم مثال ہے کہ میں نے بار بار سوچا اور بار بار میری عقل حیران ہوئی کہ کوئی عورت خدا کے نام پر اس کے رسول اور رسول کی محبت کے نتیجہ میں اس کے خلفاء سے اس قسم کی محبت اور عقیدت رکھ سکتی ہے اور یہ اُسوہ بھی ازواج مطہراتؓ میں سے ایک نے آپ کے سامنے پیش کیا اور وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جب وصال ہوا تو ایک کمرے میں آپؐ کی قبر تھی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا تو ایک پہلو میں آپ کو دفنایا گیا۔ ایک پہلو خالی تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا وہ گھر تھا اور اس پیار کی وجہ سے اور اس پیار کے نتیجہ میں جو تمام ازواج مطہرات کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا اور حلا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ خیال پیدا ہوا اور شدید خواہش تھی کہ مرنے کے بعد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں میری قبر بنے اور وہاں میں دفنائی جاؤں۔ ان کا اپنا گھر تھا اور ان کا حق تھا اگر وہ چاہتیں تو ایسا کر لیتیں۔ لیکن خدا کا کرنا کیا ہوا کہ آپ کی ہی زندگی میں اس وقت کے خلیفہ ثانی شہید ہوگئے، کسی فاسق ظالم نے حملہ کیا اور ان کو نظر آ رہا تھا کہ میری موت کا وقت قریب ہے تب حضرت عمرؓ نے جن کے دل میں بھی یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک پہلو میں حضرت ابوبکرؓ ہیں تو دوسرے پہلو میں مجھے اجازت مل جائے، دونوں طرف سے محبت تھی ایک آگ لگی ہوئی تھی لیکن ایک کی موت کا وقت قریب آگیا تھا اور دوسرے کو اللہ تعالیٰ نے ابھی لمبی زندگی دینی تھی۔ انہوں نے اس محبت سے مجبور ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ پیغام بھیجا کہ اگر آپ اجازت دیں تو میری وفات کے بعد مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفنا دیا جائے۔ حضرت عائشہؓ کے سینہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جو محبت تھی وہ اس محبت سے کم نہ تھی جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی۔ بلکہ کئی پہلو ایسے تھے کہ ہم یہ سمجھنے پہ مجبور ہوتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کی نسبت ان پہلوؤں کے لحاظ سے ان کی محبت زیادہ تھی۔ بیوی کا تعلق ہے وہ خاوند جو عورت کا محسن اعظم ہی نہیں وہ خاوند جو امتِ مسلمہ کا محسن اعظم ہی نہیں بلکہ وہ خاوند ہے جس نے اپنی بیویوں سے بھی انتہائی طور پر حسن سلوک کیا اور ان کو اس حد تک اپنا گرویدہ بنا دیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے یہ پیش کیا کہ اگر دنیا کے اموال اور متاع لینا چاہتی ہو تو دے دیئے جائیں گے، تم طلاق لے لو اور کہیں اور جا کر آباد ہو جاؤ تو انہوں نے کہا ہمیں دنیا اور دنیا کی دولت اور اس کی محبتیں اور عزتیں نہیں چاہئیں ہمیں خدا اور اس کا رسول چاہیئے۔ اس سینہ میں بھی محبت کی آگ تھی لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بوجہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کے عقیدت اور محبت کی ایک اور آگ بھڑک رہی تھی۔ دو محبتوں کا تصادم ہوا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپؐ کے خلفاء سے جو محبت اور عقیدت تھی اس نے دوسری محبت پر فتح حاصل کی۔ جب حضرت عمرؓ نے حضرت عائشہؓ سے درخواست کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفنایا جاؤں۔ آپؓ نے فرمایا میں نے یہ جگہ اپنے لئے رکھی ہوئی تھی لیکن آج میں آپ کو اپنے اوپر ترجیح دیتی ہوں۔ انتہائی حسین نظارہ ہے اللہ اور اللہ کے رسول اور اس کے خلفاء سے محبت کا کیونکہ خلفاء رسول متبوع کے وجود کے ہی حصے ہوتے ہیں۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۱۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اہم دینی مصروفیات

شیخوپورہ اور راولپنڈی میں مختصر قیام خانپور کے مقام پر احباب جماعت کے ساتھ ایک پکنک میں شرکت

زریں ارشادات اور ہدایات

مکرم بشیر احمد صاحب رفیق بی اے پرائیویٹ سیکرٹری

پچھلے ماہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اسلام آباد کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ حضور مع حضرت بیگم صاحبہ کے مورخہ ۸ رفروری کو صبح ۸½ بجے اسلام آباد کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کچھ عرصہ کیلئے حضور اقدس نے شیخوپورہ میں قیام فرمایا۔ مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ نے مع احباب جماعت حضور کا استقبال فرمایا۔ اس موقع پر بعض غیر از جماعت معززین بھی موجود تھے حضور نے ان کے متعدد سوالات کے جوابات بھی دئیے۔

اس موقع پر ایک دوست کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ دنیا میں اکثر ناکامیاں اس لئے دیکھنی پڑتی ہیں کہ انسان اپنی زندگی میں متضاد خیالات و افعال پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اس کے اس فعل کا نتیجہ ناکامی کی صورت میں نکلتا ہے قرآن کریم نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ تمہاری زندگی ہمیشہ صراطِ مستقیم کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اور تمہارے افعال میں کسی قسم کا تضاد نہیں ہونا چاہیئے۔ تضاد کی ایک مثال یہ ہو سکتی ہے کہ ایک احمدی کمیونسٹ نہیں ہو سکتا کیونکہ احمدیت اور کمیونزم آپس میں متضاد اصولوں پر قائم ہیں اسلئے جو احمدی بھی دونوں کشتیوں میں پاؤں رکھے گا۔ وہ یقیناً ناکامی کا منہ دیکھے گا۔ فرمایا۔ اس قسم کے تضاد کی ہزاروں مثالیں دی جا سکتی ہیں۔

کتاب المؤلفین

فرمایا۔ ہم نے حال ہی میں اپنی لائبریری کے لئے ایک کتاب "المؤلفین" منگائی ہے۔ یہ کئی جلدوں میں ہے۔ اور اس میں مسلمان مؤلفین کے نام اور ان کی تالیفات کا تذکرہ ہے۔ فرمایا۔ میں نے اس کی ایک جلد منگوائی اور اس میں محی الدین ابن عربی کا ذکر نکالا۔ اس میں لکھا تھا کہ ان پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ اسی طرح حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ میں ولی ہوں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ مجھے کافر اور زندیق کہا گیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک ولایت کے لئے یہ شرط ہے کہ ولی پر فتاویٰ کفر لگائے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی کفر کے فتوے لگائے گئے اور حضرت سید عبد القادر جیلانیؒ کی دلیل کے مطابق یہ فتاویٰ تکفیر ہی آپ کے فرستادہ ہونے کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں۔

ایک عجیب مثال

فرمایا حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں جب بعض لوگوں کو جماعت سے خارج کیا گیا تو ایک دوست مجھے ملنے آئے اور کہنے لگے کہ کیا آپ کی جماعت میں بھی ایسے لوگ ہو سکتے ہیں؟ میں ان کو ایک یوکلپٹس کے درخت کے قریب لے گیا۔ اس میں چند سوکھی ٹہنیاں بھی تھیں لیکن درخت سرسبز و شاداب تھا میں نے ان سے پوچھا کہ کیا یہ چند سوکھی ٹہنیاں درخت کی موت کی علامت ہیں یا زندگی کی۔ انہوں نے کہا۔ بس میں سمجھ گیا ہوں فرمایا۔ ہر صحت مند درخت میں سوکھی ٹہنیاں بھی ہوتی ہیں۔ اصل چیز جڑ کی مضبوطی ہے جماعت میں بھی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اگرچہ تعداد میں بہت ہی کم ہوتے ہیں لیکن ہوتے ضرور ہیں جو سوکھی ٹہنیوں کے مشابہ ہوتے ہیں۔ لیکن جماعت کی جڑ مضبوط ہوتی ہے اسلئے یہ سوکھی ٹہنیاں خود بخود گر جاتی ہیں۔ اس پر گھبرانے کی ضرورت نہیں ہوتی

فتح و کامیابی کیلئے عصر تک قربانیوں کی ضرورت

فرمایا۔ مسلمانوں نے متعدد جنگیں لڑی ہیں اور اکثر جب صبح لڑائی شروع ہوتی تو عصر تک مسلمان قربانیاں دیتے چلے جاتے تھے حتی کہ بعض اوقات قربانی کا یہ دور اتنا لمبا ہو جاتا کہ ان کو متی نصر اللہ بھی کہنا پڑتا تھا لیکن پھر عصر کے بعد الٰہی تائید آ جاتی اور جنگ کا پانسہ ہی پلٹ جاتا تھا پس اگر ہم پاکستانیوں کو دشمن کا مقابلہ کرنا ہے تو ہمیں کم از کم عصر تک تو قربانی دیتے چلے جانا چاہیئے یعنی مثلاً اگر لڑائی کی میعاد پانچ دن ہو تو چار دن تک مسلسل قربانی دینا ضروری ہے اس کے بعد ہی نصرت خداوندی کی امید رکھنی چاہیئے۔ جب ہمارے محبوب آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی انتہائی قربانیوں کے بعد فتح نصیب ہوئی تو ہمیں کیونکر بغیر قربانیوں کے فتح مل سکتی ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہتا۔ تو اسلام کے پہلے سال ہی مکہ فتح کرا دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے قریباً ۲۱ سال قربانیوں کے بعد ہی فتح مکہ کا دن دکھایا۔

یوسف بن تاشفین کی مثال ہمارے سامنے ہے ایک جنگ میں ان کے مقابل پر ۷۰-۶۰ ہزار فوج تھی جبکہ ان کے پاس ۱۲ ہزار فوج تھی۔ دن بھر جنگ ہوتی رہی اور مسلمان قربانیاں دیتے چلے گئے حتٰی کہ عصر کا وقت آن پہنچا۔ مسلمان نڈھال ہو چکے تھے کہ تائید الٰہی آ پہنچی اور اسی نڈھال فوج نے دشمن کو گاجر مولی کی طرح کاٹنا شروع کر دیا حتی کہ شام تک ۷۰-۶۰ ہزار لشکر میں صرف ۵۰۰ کے قریب لوگ بچ کر نکل سکے اور میدانِ جنگ کو اپنی لاشوں سے اٹا ہوا چھوڑ گئے

قومی ترقی اخلاقی ترقی کے بغیر ممکن نہیں ہے

فرمایا۔ جب تک قومی طور پر ہم اخلاق کی اصلاح کی طرف توجہ نہ کریں گے کامیابی نہیں ہو سکے گی۔ توبہ استغفار اور اخلاق کی اصلاح کامیابی کی کنجی ہے۔ اس کے بغیر تائید الٰہی نہیں آتی۔ پس اب بھی وقت ہے کہ پاکستان کے باشندے اللہ تعالیٰ سے صدق دل سے توبہ کریں اور اپنے اخلاق اور اعمال کو درست کریں تا خدا کی رضا ان کو نصیب ہو۔ پھر ان کو کسی چیز کا ڈر نہ ہوگا اور دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی ان کو شکست نہ دے سکے گی

مذہب افیون نہیں ہے

فرمایا کمیونزم کہتا ہے کہ مذہب افیون ہے انہوں نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ جو قوم اُس خدا پر ایمان لاتی ہو جس کی ایک صفت یہ ہے کہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔ اس پر غنودگی کیونکر طاری ہو سکتی ہے مذہب تو بیداری کا نام ہے۔ اسلام کے خدا پر تو غنودگی طاری ہی نہیں ہو سکتی اس کے ماننے والوں پر کیوں غنودگی طاری ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات نے تو ایک خوابیدہ اور رسوم و رواج میں جکڑی ہوئی انسانیت کو خواب غفلت سے بیدار کر کے دُنیا کا استاد بنا دیا تھا۔ کیا کبھی کوئی افیونی شخص یا قوم بھی اس مقام پر پہنچی ہے؟ ہرگز نہیں۔

اسلام آباد میں قیام

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام آباد میں دس روز قیام فرمایا۔ اتوار کے دن حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مع خدام راولپنڈی و اسلام آباد خانپور کے بنگلہ پر پکنک کے لئے تشریف لے گئے۔ دن بھر سرد تھا بارش بھی موسلا دھار ہو رہی تھی حضور از راہِ شفقت تین گھنٹے تک احباب میں تشریف فرما رہے۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی نے طعام و چائے وغیرہ کا انتظام کر رکھا تھا۔ مکرم امیر صاحب چوہدری احمد جان صاحب نے تمام انتظامات کی نگرانی فرمائی۔ خانپور ڈیم کے انجینئر صاحب بھی شام کو حضور کی ملاقات و زیارت سے فیضیاب ہوئے۔ حضور اقدس کے قافلہ میں حضرت بیگم صاحبہ مکرمہ صاحبزادی امتہ الحلیم صاحبہ۔ مکرمہ بیگم مرزا مظفر احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب شامل تھے

اسلام آباد سے واپسی

منگل مورخہ ۱۵ رفروری کو حضور اقدس ربوہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں مختصراً جہلم میں مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ہاں قیام فرمایا احباب راولپنڈی کے چند افراد مکرم امیر صاحب کی قیادت میں جہلم تک ساتھ آئے۔ دوپہر حضور نے شیخوپورہ میں مکرم چوہدری انور حسین صاحب امیر جماعت ضلع شیخوپورہ کے ہاں کچھ دیر کے لئے توقف فرمایا۔ مکرم چوہدری صاحب نے معززین شہر کو بھی مدعو کر رکھا تھا۔ حضور نے اس موقع پر فرمایا۔ کہ ماؤزے تنگ چیئرمین کمیونسٹ پارٹی چین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح مبارکہ سے بہت متاثر معلوم ہوتے ہیں اور ان کی بعض تحریرات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مقدسہ کا مطالعہ کیا ہوا ہے۔

شام کو حضور ربوہ تشریف لے آئے اس سفر میں مکرم عبد الحق صاحب ورق امیر جماعت اسلام آباد

... کی کمی بوجہ ان کی بیماری کے محسوس کی گئی۔ احباب کرام ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر فوری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۷۳۹

میں آدم خان ولد اجون خان صاحب قوم افغان پیشہ زمینداری عمر تقریباً ۶۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن مردان ضلع مردان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) کل اراضی نہری ۲۵ جریب، بارانی ۱۵ جریب کل مالیت چالیس ہزار (۴۰۰۰۰/-) روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ آدم خان ولد اجون خان صاحب مکان ۳/۳۲ محلہ ڈھیلے غربی مردان۔

گواہ شد۔ محمد تیمور خان ولد آدم خان صاحب مردان۔

گواہ شد۔ محمد کشور خان ولد آدم خان صاحب مردان۔

مسل نمبر ۲۰۷۴۰

میں افضال احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم قوم بٹر پیشہ تعلیم عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن فیروز والا ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک سو (۱۰۰) ایکڑ اراضی زرعی جو ہم پانچ بھائیوں اور چار بہنوں کی مشترکہ جائیداد ہے اس میں سے میرا جو حصہ ہوگا اس پر یہ وصیت ہوگی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ افضال احمد ولد چوہدری محمد شریف صاحب، فیروز والا ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ احمد خان منگلا معلم وقف جدید فیروز والا ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ محمد نواز گوندل سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ فیروز والا ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۴۱

میں مسماۃ بشریٰ بیگم زوجہ عبدالشکور صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن لائل پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۰۸/- روپے۔

۲۔ حق مہر بذمہ خاوند آٹھ صد (۸۰۰/-) روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم زوجہ عبدالشکور صاحب مکان ۲۶/۱ حلقہ جھال خانوانہ لائل پور کالونی لائل پور۔

گواہ شد۔ حکیم ایم بشیر خلیل ولد مولا بخش صاحب ساکن چھنی نزد ربوہ

گواہ شد۔ نذیر شاہ ولد اکبر شاہ ساکن چھنی نزد ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۷۴۲

میں شمسہ سفیر الدین بیوہ سید سفیر الدین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی ساکن لنڈن ضلع لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ طلائی زیور وزنی دس تولے مالیتی ۸۰/- پونڈ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- پونڈ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شمسہ سفیر ۱۱۰ Earlsfield Road London S.W. 18

گواہ شد۔ ناصر ندیم 99 Cambury Park Rd, Kingston Thames Surrey, U.K.

گواہ شد۔ عطاء المجیب راشد ۱۶ گریسن ہال روڈ لنڈن ایس ڈبلیو ۱۸

مسل نمبر ۲۰۷۴۳

میں بشریٰ بیگم زوجہ مرزا سعید بیگ صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچصد (۵۰۰/-) روپے

۲۔ زیور طلائی وزنی چار تولے مالیتی ۴۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم زوجہ مرزا سعید بیگ صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد۔ مرزا سعید بیگ ولد مرزا نذیر علی صاحب کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد۔ مرزا لطیف احمد کارکن دفتر امور عامہ۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۴۵

میں امۃ الشافی زوجہ سراج الحق صاحب قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ اڑھائی ہزار (۲۵۰۰/-) روپے

(۲) طلائی زیور گیارہ تولے مالیت ۱۸۷۰/- روپے۔

(۳) نقرئی زیور۔ مالیت ۵۰/- روپے۔

(۴) گھڑی مالیت ۹۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے بطور جیب خرچ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ امۃ الشافی بقلم خود ۶/۷ پروفیسر عبدالجلیل صاحب۔ نائب صدر دار الرحمت غربی ربوہ

گواہ شد۔ خواجہ عبدالمومن بقلم خود ولد خواجہ عبدالغنی صاحب گول بازار۔ ربوہ

گواہ شد۔ فضل حق قریشی بقلم خود ولد [illegible] صاحب گول بازار۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۰۷۵۰

میں ذکریا خاں ولد مکرم محمد عیسیٰ جان صاحب قوم پٹھان پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال ۱۱ ماہ بیعت پیدائشی ساکن کوئٹہ ضلع کوئٹہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد ذکریا خاں ابن محمد عیسیٰ جان صاحب۔ مکان [illegible] ہری کشن روڈ کوئٹہ۔

گواہ شد:۔ ابو العطاء جالندھری نزیل کوئٹہ [illegible]

گواہ شد۔ دوست محمد شاہد نزیل کوئٹہ [illegible]

درخواست دعا

میرے والد پچھلے چند دنوں سے پیٹ کی شدید تکلیف میں مبتلا ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خداوند کریم صحت کاملہ وعاجلہ سے نوازے۔ آمین

(شفیق احمد عفی عنہ [illegible] سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمیں مذہب اور قوم کی حلقہ بندی کو نظر انداز کرتے ہوئے ہر مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنا چاہیئے

جو شخص خدمتِ خلق کے کام میں مذہب کی قید لگاتا ہے وہ اپنا نقصان آپ کرتا ہے

(فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"میں نے بارہا بتایا ہے کہ خدمت خلق کے کام میں جہاں تک ہو سکے وسعت اختیار کرنی چاہیئے اور مذہب اور قوم کی حد بندی کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ہر مصیبت زدہ کی مصیبت کو دور کرنا چاہیئے خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی ہو یا سکھ۔ ہمارا خدا رب العالمین ہے اور جس طرح اس نے ہمیں پیدا کیا ہے اسی طرح اس نے ہندوؤں اور سکھوں اور عیسائیوں کو بھی پیدا کیا ہے۔ پس اگر خدا ہمیں توفیق دے تو ہمیں سب کی خدمت کرنی چاہیئے۔ ... حسن سلوک میں کسی مذہب کی قید نہیں ہونی چاہیئے اور جو شخص بھی اس قسم کے حسن سلوک میں مذہب کی قید لگاتا اور اپنے ہم مذہبوں کی خدمت کے کام کرنا تو ضروری سمجھتا مگر غیر مذہب والوں کی خدمت کرنا ضروری نہیں سمجھتا وہ اپنا نقصان آپ کرتا ہے اور دنیا میں لڑائی جھگڑے کی روح پیدا کرتا ہے۔ پھر جو تبلیغی جماعتیں ہوتی ہیں ان کے لئے تو یہ بہت ضروری ہوتا ہے کہ وہ ساری قوموں سے حسن سلوک کریں اور کسی کو بھی اپنے دائرۂ احسان سے باہر نہ نکالیں۔ تا تمام قومیں ان کی مداح بنیں۔ پس وہ خدمت خلق کے کاموں میں مذہب و ملت کے امتیاز کے بغیر حصہ لیں۔ اور جماعت کے جو اغراض اور مقاصد ہیں ان کو ایسی وفاداری کے ساتھ لے کر کھڑے ہو جائیں کہ خدا تعالیٰ کے رستے میں ان کے لئے اپنی جان قربان کر دینا کوئی دوبھر نہ ہو۔ جب کسی قوم کے نوجوانوں میں یہ روح پیدا ہو جائے کہ اپنے قومی اور مذہبی مقاصد کی تکمیل کے لئے جان دے دینا وہ بالکل آسان سمجھنے لگیں اس وقت دنیا کی کوئی طاقت انہیں مار نہیں سکتی۔ جس چیز کو مارا جا سکتا ہے وہ جسم ہے مگر جس جسم کی روح ایک خاص مقصد لے کر کھڑی ہو جائے اس روح کو کوئی فنا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ بلکہ ایسی قوم کا اگر ایک شخص مرے تو اس کی جگہ دس پیدا ہو جاتے ہیں میں ہمیشہ یہ سمجھا کرتا ہوں کہ قصے کہانیوں میں جو یہ ذکر آتا ہے کہ فلاں نے ایک دیو مارا تو اس کے خون کے قطروں سے دس دیو اور پیدا ہو گئے یہ ذہنی قتل کے ناممکن ہونے کو ایک تمثیل کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے اور اس میں یہی بتایا گیا ہے کہ جب کسی قوم کے ذہن میں راسخ طور پر کوئی نیک عقیدہ پیدا ہو جائے اس وقت اسے کوئی قتل نہیں کر سکتا اور اگر اس قوم کے فرد پر کوئی شخص ہاتھ اٹھاتا ہے اور اسے قتل کرتا ہے تو اس کی موت ایسی شاندار موت ہوتی ہے کہ ہزاروں اس کے قائمقام پیدا ہو جاتے ہیں دنیا میں ہمیشہ یہ نظارہ نظر آیا ہے اور اب بھی یہ نظارہ نظر آ سکتا ہے بشرطیکہ ہمارے نوجوان یہی روح اپنے اندر پیدا کریں پھر نہ انہیں وطن میں کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ غیر ملک میں ان کو کوئی مٹا سکتا ہے کیونکہ وہ اس روح کے نتیجے میں وہ سچے لوگ بن جائیں گے۔ جن کو اسی دنیا میں خدا تعالیٰ ایسی زندگی دیتا ہے جس پر موت نہیں آتی اور ایسی حیات دے دیتا ہے جس پر فنا نہیں ہوتی۔"

(الفضل ۲۸/۳/۲۲)

درخواست دعا

۱۔ میری اہلیہ تشویشناک طور پر بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (رشید انور از کمزی)

۲۔ محترم مولوی بشیر محمد صاحب آف راجوری (مقبوضہ کشمیر) شدید طور پر بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے (جمال الدین کارکن دفتر انصار اللہ)

یوم مصلح موعود کی تقریب پر انگلستان کی احمدی جماعتوں کے جلسے

محترم امام صاحب مسجد فضل لندن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ محمود ہال لندن میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جماعت احمدیہ لندن کا جلسہ منعقد ہوا جس میں پانچ صد احباب جماعت و خواتین نے شرکت فرمائی۔ جلسہ میں مکرم عطاء المجیب صاحب نائب امام مسجد لندن ڈاکٹر رشید صاحب مکرم عبد الحمید صاحب سید منظور شاہ صاحب اور منصور تلیم صاحب کی تقاریر کے علاوہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی نے بھی خطاب فرمایا۔ اور پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جلسہ خدا کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ الحمد للہ۔

اس تقریب پر جلنگھم۔ برمنگھم۔ پریسٹن اور متعدد دیگر مقامات پر بھی احمدی جماعتوں نے جلسے منعقد کئے۔

محکمہ پاکستان ملٹری اکاؤنٹس میں ضرورت

ابتدائی تنخواہ اپر ڈویژن کلرک ۱۶۳/- گریڈ ۱۳۵-۷-۱۷۰-۱۰/۲۷۰-۱۵-۳۱۵ علاوہ معمولی الاؤنسز۔ عارضی اسامیاں دو ہفتے کے نوٹس پر ختم کی جا سکتی ہیں۔

شرائط: پاکستانی شہری عمر ۱۸ تا ۲۵ سال قابلیت بی کام / بی اے / بی ایس سی

درخواستیں مصدقہ نقول اسنادات تعلیمی و کیریکٹر سرٹیفکیٹس و ہمراہ ۳ روپے کے پوسٹل سرٹیفکیٹ بنام کسے از مندرجہ ذیل ۱۵-۳-۷۲ تک ارسال کی جائیں

۱۔ ڈی سی۔ سی۔ ایم اے۔ راولپنڈی
۲۔ ڈی سی ایم اے اینڈ بی لاہور کینٹ
۳۔ ڈی سی ایم اے۔ کراچی
۴۔ ڈی سی اے ایف۔ ایئر ہیڈ کوارٹرز پشاور

نوٹ: انٹرویو کے لئے ٹی اے/ڈی اے نہیں ملے گا۔ (بحوالہ پاکستان ٹائمز ۲۹ فروری ۱۹۷۲ء) نامہ نگار

بھارتی فوج نے جنگی قیدیوں پر گولی چلا دی متعدد پاکستانی شہید ہو گئے

مجھے اس انسانیت سوز واقعہ پر گہرا صدمہ ہوا (صدر بھٹو)

اسلام آباد ۸ مارچ۔ پاکستانی جنگی قیدیوں کے ایک کیمپ میں بھارتی فوجیوں نے گولی چلا دی جس سے کئی پاکستانی شہید ہو گئے۔ صدر ذوالفقار علی بھٹو نے بھارتی فوجیوں کی اس ظالمانہ کارروائی پر سخت صدمہ کا اظہار کیا ہے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری سلطان محمد خان نے اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان نے اس واقعہ کے خلاف بھارت سے سخت احتجاج کیا ہے۔ اور وہ اس کا تمام تر ذمہ دار بھارت کو تصور کرتا ہے۔

پاکستان کا احتجاج سوئٹزرلینڈ کے سفارت خانہ کے ذریعہ بھارت پہنچایا گیا۔ بھارتی حکام اس واقعہ کے متعلق متضاد اطلاعات دے رہے ہیں۔ اور تفصیلات بتانے سے گریز کر رہے ہیں۔

نئی دہلی میں وزارت دفاع کے حکام نے دعویٰ کیا کہ پاکستانی جنگی قیدیوں کے ایک کیمپ میں بھارتی محافظوں نے ہنگامہ کرنے والے پاکستانی قیدیوں پر گولی چلا دی جس سے متعدد پاکستانی شہید ہو گئے۔ مرنے والوں کی تعداد نہیں بتائی گئی۔

خریداران الفرقان کے لئے اعلان

خاکسار ان دنوں جماعتوں کے دورہ پر ہے ماہ مارچ کا رسالہ مورخہ ۲۰ مارچ کو پوسٹ ہو سکے گا۔ احباب مطلع رہیں۔

(ابوالعطاء جالندھری)